REGD. No L. 5257

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بار دسمبر ایل ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۷ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱؎

یوم جمعہ

جلد ۹/۴۴ ۲۳ فتح ۱۳۳۴ھش ۲۳ دسمبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بدستور ناساز چلی آ رہی ہے۔ نیز سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بھی عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ آج بھی ڈاک کی ترسیل میں تاخیر کی وجہ سے لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف اور سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۲۱ دسمبر محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ان دنوں بیمار رہتے ہیں۔ اور بہت ہی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ محترم قاضی صاحب کو صحت عطا فرمائے۔ اور ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین

لاہور ۲۱ دسمبر۔ مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ایک اپریشن ہو چکا ہے۔ صحت بحال ہونے پر گردے کا اپریشن ہوگا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

افغانستان اور پاکستان کے باہمی تنازعات گفت وشنید کے ذریعے طے ہو سکتے ہیں

دونوں ملکوں کے درمیان مفاہمت کرانے کے متعلق امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان کا بیان

واشنگٹن ۲۲ دسمبر۔ امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے امید ظاہر کی ہے کہ افغانستان اور پاکستان باہمی گفت وشنید کے ذریعہ اپنے تنازعات طے کر سکتے ہیں۔ کل اس ترجمان نے کہا امریکہ کو دونوں کے دوست کی حیثیت سے امید ہے کہ ان دونوں ہمسایہ ملکوں میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں وہ بات چیت کے ذریعہ دور ہو سکتی ہیں۔ اس نے کہا امریکہ عرصہ سے بات چیت کی تجویز پیش کر رہا ہے۔ اس کی یہی خواہش ہے کہ یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب آ جائیں۔ اگرچہ گزشتہ ہفتہ کے دوران امریکہ کی طرف سے باہمی مفاہمت پر خاص زور دیا گیا ہے۔ لیکن اس کا روسی لیڈروں کے حالیہ دورۂ افغانستان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ امریکہ کی یہ کوشش بہت عرصہ سے جاری ہے۔ ترجمان نے یہ بتانے سے احتراز کیا۔ کہ ظاہر شاہ اور صدر آئزن ہاور کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس میں تنازعات کو دور کرنے کے لئے کیا کیا تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ اس نے کہا میں یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ پاکستان اور افغانستان کن امور پر گفت وشنید کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

پاکستان پشتونستان کے متعلق کوئی مصالحت قبول نہیں کریگا

صدر امریکہ کی طرف سے پاکستان کو ابھی مصالحت کی کوئی پیش کش نہیں کی گئی

کراچی ۲۲ دسمبر۔ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اگر امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان باہمی معاملات میں مصالحت کی کوشش کی۔ تو پاکستان رضامند ہو جائے گا۔ سرکاری ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں صدر آئزن ہاور کی طرف سے حکومت پاکستان کو سرکاری طور پر کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ صدر آئزن ہاور نے افغانستان اور پاکستان کے درمیان باہمی مفاد کے معاملات پر مصالحت کرانے کی کوئی کوشش کی۔ تو پاکستان اس کا خیر مقدم کرے گا۔ لیکن پاکستان "پشتونستان" کے مسئلہ پر کوئی مصالحت قبول نہیں کرے گا۔

ترجمان نے کہا ہم باہمی مفاد کے معاملات (جن میں کابل کو تجارتی سہولتوں کی بہم رسانی بھی شامل ہے) پر بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔

ترجمان نے کہا حکومت پاکستان کا موقف ہمیشہ یہ رہا ہے۔ کہ پشتونستان محض افغانستان کے حکمران ٹولہ کا ایک ڈھونگ ہے۔ اور پاکستان اپنے داخلی معاملات میں کوئی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ وہ ماہ اکتوبر میں پہلے ہی افغانستان کو باہمی مفاد کے معاملات پر بات چیت کی پیشکش کر چکا ہے۔ اس پیشکش کا دوبارہ اعادہ کیا جا چکا ہے۔ اور گورنر جنرل پاکستان اپنی ایک حالیہ تقریر میں اس کا حوالہ بھی دے چکے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ پاکستان افغانستان کو تجارت کی زیادہ سہولت دینے پر غور کرنے کو بھی تیار ہے۔

گورنر جنرل کی طرف سے ڈیوڈ مارشل کے اعزاز میں ڈنر

کراچی ۲۲ دسمبر۔ گورنر جنرل میجر جنرل اسکندر مرزا نے کل رات سنگاپور کے وزیر اعلیٰ مسٹر ڈیوڈ مارشل کے اعزاز میں ڈنر دیا جس میں پاکستانی وزراء کے علاوہ سنگاپور کے وہ دو وزیر بھی شامل ہوئے جو مسٹر مارشل کے ہمراہ آئے ہوئے ہیں۔

کراچی میں روس کے سفیر

کراچی ۲۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں روس کے سفیر جارجی سٹینکوت جو چھ ماہ کی رخصت پر ماسکو گئے تھے۔ اب واپس کراچی نہیں آئیں گے۔ ان کی جگہ کسی اور شخص کو بھیجا جائے گا۔ نئے سفیر کے نام کا اعلان حکومت پاکستان کی منظوری کے بعد کیا جائے گا۔

کیوبا میں پاکستانی سفارتخانہ کا قیام

واشنگٹن ۲۲ دسمبر۔ اس ماہ کی ۲۸ تاریخ کو کیوبا میں پاکستان کا پہلا سفارت خانہ قائم ہو جائے گا۔ جبکہ سفیر پاکستان مقیم واشنگٹن کیوبا کے صدر کو اپنے تقرر کے کاغذات پیش کریں گے۔ مسٹر محمد علی امریکہ میں سفارت کے فرائض سرانجام دینے کے علاوہ کیوبا میں بھی پاکستان کے قونصل جنرل ہوں گے۔

سویٹ سپریم کا اجلاس ملتوی

ماسکو ۲۲ دسمبر۔ سویٹ سپریم کا جو اجلاس آج سے شروع ہونے والا تھا۔ وہ اب پیر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ روسی لیڈر مارشل بلگانن اور مسٹر

کردخیف جو برما ہندوستان اور افغانستان کے دورے سے حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ آئندہ پیر تک اپنے دورے کی تفصیلی رپورٹ تیار کر کے اجلاس میں پیش کر سکیں گے۔

انڈونیشیا میں کمیونزم کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہے

کراچی ۲۲ دسمبر۔ انڈونیشیا میں پاکستان کے سفیر چودھری خلیق الزمان نے کہا ہے۔ کہ انڈونیشیا میں کمیونزم کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ وہاں کے عوام جمہوری نظریات سے وابستگی رکھتے ہیں۔

مصر اور سعودی عرب اردن کو امداد دیں گے

دمشق ۲۲ دسمبر۔ غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر اور سعودی عرب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ وہ دونوں اردن کو اس قدر امداد بہم پہنچائیں۔ جس قدر کہ اردن برطانیہ سے حاصل کر رہا ہے۔ یہ اقدام اردن کو معاہدہ بغداد میں شرکت سے باز رکھنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ دسمبر ۵۵ء

کس کا قانون اسلامی ہے؟

جمیعۃ العلمائے پاکستان کی لاہور میں جو حال میں کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ اس میں ایک قرارداد بدیں مضمون پاس کی گئی ہے۔ کہ پاکستان کا قانون حنفی فقہ کے مطابق بنایا جائے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ حنفی العقیدہ مسلمانوں کی یہاں اکثریت ہے۔

جیسا کہ معلوم ہے۔ حنفی فرقہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ کو ہی صحیح فقہ مانتا ہے۔ اور دوسرے تین اماموں یعنی امام شافعی رح امام احمد بن حنبل رح امام مالک رح کی فقہ کا قائل نہیں ہے۔

یہ تمام امام رحمۃ اللہ علیہم اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں۔ یہ چاروں مذاہب دوسری تیسری صدی ہجری سے چلے آتے ہیں۔ ان کے بالمقابل اور بھی بہت سے آزاد فرقے قدیم سے مسلمانوں میں چلے آئے ہیں۔ لیکن اہل سنت والجماعت کہلانے والوں کے بالمقابل شیعہ فرقہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ خود پاکستان میں ان کی تعداد کروڑ کے لگ بھگ ہوگی۔

اس کے علاوہ جیسا کہ خود کانفرنس کی مختلف تقریروں سے واضح ہوتا ہے۔ اہلحدیث حنفیوں سے بالکل ایک الگ فرقہ ہے۔ جو اپنے آپ کو غیر مقلد اور حنفیوں کو مقلد خیال کرتا ہے۔ یہ فرقہ کسی امام کی پیروی جائز نہیں سمجھتا۔ اور فقہ کو نہیں مانتا۔ بلکہ وہ اپنے تئیں اہلحدیث اس لئے کہتا ہے۔ کہ وہ فقہ کی بجائے حدیث پر سارا زور خرچ کرتا ہے۔ جمعیت العلماء کے خیال کے مطابق یہ فرقہ بھی اسلام سے باہر ہے۔

پھر خود حنفیوں میں بھی کئی ایک فرقے ہیں۔ بریلوی بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے اور پیر پرست بھی حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح جمیعۃ العلماء کے نزدیک مودودی صاحب کی اسلامی جماعت والے بھی خارج از اسلام ہیں۔ اور احمدی بھی مسلمان نہیں۔ اور اہل قرآن اسماعیلی شیعہ وغیرہ سب خارج از اسلام ہیں۔ امام مالک رح امام شافعی رح اور امام احمد بن حنبل رح کے ماننے والے بھی حنفیوں کے نزدیک اسلام سے باہر ہیں۔

اب جمیعۃ العلمائے پاکستان کا یہی مطالبہ نہیں۔ کہ پاکستان میں اسلامی قانون کے مطابق حکومت کی جائے۔ بلکہ ان کی متذکرہ بالا قرارداد سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ یہاں حنفی فقہ کے مطابق قانون چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی جمیعۃ العلماء نے اپنی قرارداد میں یہ بھی کہا ہے۔ کہ دوسرے فرقوں کے معاملات ان کے عقائد کے مطابق فیصلہ کئے جائیں۔ ذیل میں ہم روزنامہ زمیندار کا ایک سوال نقل کرتے ہیں۔ جو اس نے مولانا مودودی سے کیا ہے۔ اور جس سے واضح ہوگا۔ کہ یہاں جو لوگ اسلامی قانون کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ وہ قطعاً باہم اسلام کے ایک تصور پر متفق و متحد نہیں۔ بلکہ جیسا کہ جمیعۃ علماء کی قرارداد سے واضح ہوتا ہے۔ ہر ایک فرقہ کا تصور اسلام جدا ہی نہیں۔ بلکہ وہ یہاں اپنے ہی عقیدہ کے مطابق اسلامی قانون کا نفاذ چاہتا ہے۔ روزنامہ زمیندار کا سوال یہ ہے کہ

"پاکستان میں شیعہ بھی ہیں اور سنی بھی۔ اہلحدیث بھی اور اہل قرآن بھی حنفی بھی اور شافعی بھی۔ مالکی بھی اور حنبلی بھی۔ ان سب کی تعبیریں مختلف مسائل میں مختلف ہیں۔ اور اس سے ہر ایک کو اپنی فقہ اور اپنے موقف پر اصرار ہے۔ بظاہر تو یہ بات بڑی دلخوشکن معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہر فرقہ کو اپنی تعبیر اپنی فقہ اور اپنے مسلک کے مطابق آزادی حاصل ہوگی۔ لیکن عملی طور پر سوچیے اور غور کیجیے۔ تو دشواریاں ہی دشواریاں نظر آتی ہیں۔ ان دشواریوں کا حل کیا ہے۔ انہیں کس طرح بروئے کار لایا جائیگا؟"
(زمیندار لاہور مورخہ ۱۲ دسمبر ۵۵ء)

اب فرض کیجیے کہ یہاں حنفی فقہ کے مطابق دستور بنایا جاتا ہے۔ اور باقی فرقوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ باقی تمام فرقوں کا حکومت سے ہر وقت تصادم جاری رہے گا۔ اور ہر ایک ان میں سے برسر اقتدار آنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں۔ کہ حنفی برسر اقتدار آکر دوسرے فرقوں کو جن کو وہ ایماناً خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ پنپنے دیں۔ وہ ضرور ایسے حالات پیدا کریں گے۔ جن سے وہ دوسرے فرقوں کو سرے سے مٹا سکیں۔ جس کا ردعمل یہ ہوگا۔ کہ ایک طرف تو سب فرقے مل کر حکومت کو گرانے کی کوشش کریں گے۔ اور دوسری طرف ان میں سے ہر ایک خود برسر اقتدار آنے کا خواہاں ہوگا۔

اس کی تازہ ترین مثال فسادات پنجاب میں حصہ لینے والے مختلف گروہوں میں ملتی ہے۔ مثلاً مودودی صاحب جیسا کہ ان کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک طرف تو احراریوں اور فسادات میں حصہ لینے والے دوسرے فرقوں کے ساتھ تھے۔ مگر دوسری طرف اس کوشش میں تھے۔ کہ لیڈری ان کی ہو۔ اور تحریک کا سارا فائدہ وہی اٹھائیں۔ چنانچہ جماعت اسلامی کی ذمہ داری پر بحث کرتے ہوئے تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"ایک فوجی عدالت میں اس جماعت (جماعت اسلامی راقم) کے بانی (مولانا مودودی صاحب راقم) نے یہ بیان کیا کہ مسلح بغاوت کے سوا جماعت کا عقیدہ اور مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ نظام حکومت کو توڑ کر **جماعت اسلامی کے تصور کے مطابق حکومت قائم کی جائے**"
(اردو رپورٹ صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲)

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"۸ رفروری ۱۹۵۳ء کو میاں طفیل محمد قیم جماعت اسلامی پاکستان نے جماعت کے ارکان اور متفقین کے نام اس مطلب کی ہدایات جاری کیں۔ کہ مجلس عمل ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کو آل مسلم پارٹیز کنونشن نے مرتب کیا ہے۔ اور جو انجمنیں مجلس میں شامل ہونے پر رضامند ہوئی ہیں۔ انہوں نے اپنی انفرادیت کو مجلس میں مدغم نہیں کیا۔ لہذا جماعت اسلامی کے کسی رکن یا متفق کو مجلس عمل کے حکم سے کسی حلف نامے یا اعلان پر دستخط نہ کرنے چاہئیں۔ یہ امر جماعت کے ضبط و نظم کے خلاف ہے کہ اس کا کوئی ممبر کسی اور جماعت کے جاری کئے ہوئے حکم کی اطاعت کرے۔ اور اقدام کے کسی پروگرام پر عمل نہ کیا جائے۔"
(اردو رپورٹ صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷)

ان حوالوں سے اتحاد و اتفاق کی تمام قلعی کھل جاتی ہے۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ کس طرح مودودی صاحب کی جماعت اتحاد میں شامل بھی ہے۔ اور متحدہ تنظیم سے اپنی انفرادیت کو بھی قائم رکھنا چاہتی ہے۔

یہ تو ابھی ایک محض جذباتی سا معاملہ تھا۔ غور فرمایئے کہ جب یہ معاملہ حکومتی اقتدار کی صورت اختیار کر لے۔ تو انہی اسلامی قانون کا نعرہ لگانے والوں میں کیا کیا ہنگامہ آرائیاں اور خانہ جنگیاں نہیں ہو سکتیں۔ اور کس طرح پاکستان کی زمین فساد کی آماجگاہ نہیں بن جاتی ہے؟

خود جمیعۃ العلماء کی قرارداد جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ اس امر کا [illegible] ہے۔ خاص کر جبکہ کانفرنس کی تقریروں کو بھی دیکھا جائے۔ جو سراسر غیر حنفی فرقوں اہل حدیث۔ جماعت اسلامی وغیرہ کے خلاف ہیں۔

بے شک روزنامہ زمیندار کے الفاظ میں اسلامی قانون کا نعرہ بہایت خوشکن ہے۔ لیکن جو لوگ یہ نعرہ لگا رہے ہیں۔ وہ ان نتائج سے بالکل غافل ہیں۔ جو اسلام کے اختلاف تصور سے رونما ہو سکتے ہیں۔ اور یقیناً ہوں گے۔ جیسا کہ اوپر کی مثال ثابت کرتی ہے۔

ایک بات یہاں اور بھی قابل غور ہے۔ جمیعۃ العلماء پاکستان نے حنفی فقہ کے مطابق دستور بنانے کا مطالبہ اکثریت کی بنا پر کیا ہے۔ حالانکہ ایمانیات میں اکثریت اور اقلیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آخر جو لوگ یہاں اسلامی حکومت کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ وہ ایسی حکومت ہی چاہتے ہیں نا جس کی بنیاد اسلامی اصولوں پر ہو۔ اسلام کا بنیادی اصول قرآن کریم میں ایمان و اعمال صالحہ ہیں۔ اب جب مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا تصور ایمان و عمل ہی نہ صرف ایک دوسرے سے مختلف ہے بلکہ اکثر باتوں میں متضاد ہے۔ تو یقیناً ان کا اسلامی دستور کا تصور بھی مختلف اور متضاد ہے۔

اور یہ بظاہر اتفاق و اتحاد محض ایک سٹنٹ ہے۔ جس سے دوسروں کو نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو فریب دیا جا رہا ہے۔

سپیشل ٹرینوں کے متعلق اطلاع

جیسا کہ کل بھی شائع ہو چکا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ریلوے کی طرف سے مندرجہ ذیل انتظام کیا گیا ہے۔

۱۔ ایک سپیشل ٹرین لاہور سے ۲۵/۱۲/۵۵ کو ظہر کے بعد دوپہر روانہ ہوگی۔ اور صرف بڑے بڑے سٹیشنوں پر کھڑی ہوگی۔

۲۔ ایک سپیشل ٹرین سیالکوٹ سے ۲۵/۱۲/۵۵ کو صبح آٹھ بجے روانہ ہوگی۔ اور صرف بڑے بڑے سٹیشنوں پر کھڑی ہوگی۔

۳۔ لائل پور اور سرگودھا کے درمیان دو ڈیزل کاریں چکر لگائیں گی۔ اور تمام سٹیشنوں پر کھڑی ہوں گی۔

نوٹ:۔ سیالکوٹ سے چلنے والی سپیشل ٹرین کے وقت کو بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر تبدیلی ہوگی۔ تو اطلاع شائع کر دی جائیگی۔

لائل پور سے ربوہ تک ہمالیہ اور جناب بس سروس کی طرف سے مقررہ بسوں کے علاوہ مزید چار چار بسیں روانہ کرنے کا انتظام ہو گیا ہے۔ اس لئے لائل پور سے آنے والے دوست ہر دو کمپنیوں کے مینیجر صاحبان سے رابطہ پیدا کریں۔ (ناظر استقبال جلسہ سالانہ)

اپنی روایات کو قائم رکھو اور بعض اخلاق کو اپنا نصب العین بنا کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو

جامعہ نصرت کے جلسہ تقسیم اسناد میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا طالبات سے خطاب

— تقریر نویس۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی —

یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب شعبہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ (محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

۷ر نومبر ۱۹۵۲ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد منعقد ہوا۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی طالبات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر جو تقریر فرمائی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اس ہال میں میں پہلے دو دفعہ آ چکا ہوں۔ لیکن میرا وہ آنا مجلس مشاورت کے سلسلہ میں تھا۔ اب یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں ایک جلسہ کی تقریب پر یہاں آیا ہوں۔ میری صحت خراب تھی۔ جس کی وجہ سے میں جمعہ کے لئے بھی مسجد میں نہیں آ سکا تھا۔ لیکن چونکہ میں یہاں آنے کا وعدہ کر چکا تھا۔ اس لئے باوجود صحت کی خرابی کے میں آ گیا ہوں۔

یہ ہال عورتوں کا اپنا بنایا ہوا ہے

اور میرا خیال ہے کہ سارے پاکستان میں عورتوں کا اتنا بڑا ہال اور کوئی نہیں۔ بے شک بعض ہال ایسے ہیں۔ جو عورتوں کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً وائی ایم سی اے ہال لاہور۔ لیکن یہ ہال اس سے بھی بڑا ہے۔ بہرحال عورتوں کے جو پاکستان میں ہال ہیں۔ یہ ہال ان سب سے بڑا ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کی عورتوں کو ہر رنگ میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اسلام کی تعلیم پر اگر غور کیا جائے

تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے اس امر پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ کہ جو اچھی بات ہے لے لو۔ اور جو بری ہے اسے چھوڑ دو۔ لیکن ہر ایسی چیز جو تمہارے سامنے آئے۔ اسے تم محض اس تعصب کی وجہ سے کہ وہ چیز تمہاری نہیں کسی اور کی ہے۔ اسے بالکل نہ چھوڑ دیا کرو۔ بلکہ تم یہ دیکھا کرو۔ کہ اس کا کونسا حصہ اچھا ہے اور کونسا حصہ برا ہے۔ پھر اچھے حصے کو لے لیا کرو۔ اور برے حصے کو چھوڑ دیا کرو۔

اس قسم کی تقریبات

یا تو مسلمانوں نے جاری ہی نہیں کیں اور یا اگر جاری کی ہیں۔ تو محض دوسرے لوگوں کی نقل کرتے ہوئے جاری کی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بد قسمتی سے مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ گزرا ہے (اور وہ زمانہ چھوٹا نہیں بلکہ صدیوں کا ہے) کہ انہوں نے اپنے ماضی کے واقعات کو یاد نہ رکھا انہوں نے یہ یاد نہ رکھا کہ وہ کن باپ دادا کی اولاد ہیں۔ اور پھر ان باپ دادوں کے کیا اطوار تھے۔ وہ بالکل وحشیوں اور جانوروں کی طرح ہو گئے۔ جو اپنے آپ کو کسی ماضی کے ساتھ وابستہ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ جانوروں کا کوئی ماضی نہیں ہوتا۔ انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ ان کا باپ کون تھا۔ ان کا دادا کون تھا۔ ان کا پڑدادا کون تھا۔ لیکن انسان اپنے باپ دادوں کا نام یاد رکھتا ہے۔ مگر مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آیا۔ جب وہ اپنے ماضی کو بھول چکے تھے۔ اور وہ ان جانوروں کی طرح ہو گئے تھے۔ جو اپنے آپ کو کسی ماضی کے ساتھ وابستہ رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اور یا پھر وہ غیر لوگوں کے نقال ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنی ماضی کی تاریخ کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دیا۔ انہیں جو کچھ حصہ ماضی کی تاریخ کا ملتا تھا۔ انہوں نے اسے بھی نظر انداز کر دیا۔ اور سمجھ لیا کہ ہمیں

اپنی سابقہ روایات

پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں انتشار پیدا ہو گیا۔ جیسے دریا میں بہت سی کشتیوں کو آپس میں رسوں کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ اور ان پر بچے بھی چلتے ہیں۔ جوان بھی چلتے ہیں۔ مرد بھی چلتے ہیں۔ اور عورتیں بھی چلتی ہیں۔ گائے بیل، اونٹ گھوڑے اور بکریاں بھی چلتی ہیں۔ لیکن جب کسی جگہ کشتیوں کے رسے ٹوٹ جاتے ہیں۔ یا ان کے بندھن کھل جاتے ہیں۔ تو پھر کوئی کشتی کسی طرف چلی جاتی ہے۔ اور کوئی کسی طرف۔ ایسی کشتیوں سے کوئی ملک، کوئی قوم فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ کیونکہ بندھن ٹوٹ جانے کے بعد کشتیوں میں فاصلہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک کی جہت بدل جاتی ہے۔

یہی حال قوموں کا ہے

جو قومیں اپنی روایات کو قائم رکھتی ہیں اور اپنے ماضی کو بھلا نہیں دیتیں۔ ان کی مثال ان کشتیوں کی سی ہوتی ہے۔ جنہیں درمیان سے باندھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ دریا پر ایک پل بنا دیتی ہیں۔ اس طرح لوگ ان سے بہت کچھ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اور جو قومیں اپنے ماضی کو بھول جاتی ہیں۔ اور اپنی سابقہ روایات کو ترک کر دیتی ہیں۔ ان کی مثال ان کشتیوں کی سی ہوتی ہے جن کے درمیان کوئی بندھن نہیں ہوتا اور ان پر ملاح سوار ہوتے ہیں بلکہ وہ پانی کی رو کے ساتھ بہتی چلی جاتی ہیں۔ ایسی کشتیوں سے کوئی انسان، کوئی قوم اور کوئی ملک فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

پس سابقہ روایات یا باپ دادوں کی حکایات اور ان کا طور و طریق راہ نمائی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے ان سے نظر انداز کر دیا جس کی وجہ سے اگر آج ہم اپنے باپ دادوں کا طور و طریق اور ان کی عادات اور روایات معلوم کرنا چاہیں تو ہمارے لئے مشکل پیش آ جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے

کہ صحابہ سے نیچے اتر کر ہم اپنے باپ دادا کے حالات کو نہیں جانتے۔ حالانکہ ملک کے مختلف حالات جو کسی متمدن قوم پر گزرتے ہیں وہ مسلمانوں کے درمیانی عرصہ میں گزرے ہیں صحابہؓ پر نہیں گزرے۔ صحابہؓ چند غریب اور سادہ لوگ تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو وہ آپ پر ایمان لے آئے اور پھر اللہ کی مدد سے اسلام کو پھیلاتے رہے۔ صحابہؓ کے وقت نہ تو متمدن حکومتیں تھیں، نہ ان کے وقت وہ دفاتر تھے جن کی متمدن حکومتوں کو ضرورت ہوتی ہے نہ ان کے زمانہ میں کوئی تمدنی ترقی ہوئی۔ یعنی نہ ان کے زمانہ میں سڑکیں بنائی گئیں، نہ نہریں کھودی گئیں نہ پل بنائے گئے۔ اس کے لئے انہیں فرصت ہی نہیں تھی۔ بنو امیہ کے زمانہ میں مسلمانوں کو اس قسم کے کاموں کے لئے فرصت ملی اور انہوں نے بہت سا کام بھی کیا۔ لیکن افسوس کہ اس زمانہ کے تمدنی حالات محفوظ نہیں جس کی وجہ سے ہم اپنے شاندار ماضی سے کٹ گئے ہیں۔ لیکن پھر بھی جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے قائم رکھیں اور اس کے ساتھ رشتہ و تعلق قائم کریں تاکہ ہماری مثال ایک پل کی سی ہو جائے نہ کہ ان کشتیوں کی سی جو کسی رسہ سے بندھی ہوئی نہ ہوں اور پانی کی رو کے ساتھ ساتھ بہتی چلی جا رہی ہوں۔ کیونکہ ان کا کوئی مصرف نہیں ہوتا۔

میں بتا رہا تھا کہ

مسلمانوں میں اس قسم کی تقریبات

نہیں تھیں یا موجود تھیں تو انہوں نے ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ لیکن یورپین لوگوں میں ان تقریبات کا رواج ہے اور انہوں نے ان سے بہت فوائد اٹھائے ہیں یورپین قومیں ایسی تقریبات مناتی ہیں اور ایسے مواقع پر سٹوڈنٹس کے علاوہ ماں باپ یا سٹوڈنٹس کے دوسرے قریبی رشتہ داروں کو بھی بلا لیتی ہیں ان میں چونکہ

پردہ کا رواج نہیں اسلئے اس قسم کی تقریبات پر سٹوڈنٹس کی مائیں بھی آجاتی ہیں۔ اور ان کے باپ بھی آجاتے ہیں۔ ہمارے ہاں پردہ کا رواج ہے۔ اس لئے یہاں خذ ما صفا ودع ما کدر کے ماتحت لڑکیوں کے ادارے ماؤں کو بلالیں اور لڑکوں کے ادارے باپوں کو بلالیں اس طرح ماں باپ یا دوسرے رشتہ داروں کو اپنے بچوں اور عزیزوں کی سکول کی دیواروں کے پیچھے کی زندگی کا علم ہوجاتا ہے ہمارے ملک میں چونکہ ایسا کوئی فنکشن (Function) نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے ماں باپ یا دوسرے رشتہ داروں کو اپنے بچوں اور عزیزوں کی سکول لائف دیکھنے کا موقع مل سکے۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دس پندرہ سال تک اپنے

بچوں کی سکول لائف

سے اس طرح غافل رہتے ہیں۔ جیسے کوئی مرد ایک پردہ دار عورت کی زندگی سے ناواقف ہوتا ہے۔ اس طرح باپ بیٹے کے درمیان جو اصلاح کا باہمی تعلق ہے۔ وہ کٹ جاتا ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم سے ماؤں کو اتنی ناواقفیت ہوتی ہے۔ جتنی انہیں ایک غیر ملک کی عورت سے ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ سکول ان کے پاس ہوتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ سکول عورتوں کا ہوتا ہے۔ جس میں وہ بآسانی جاسکتی ہیں۔ انہیں یہ علم نہیں ہوتا کہ ان کی لڑکیوں کی تعلیم کیا ہے۔ ان کے کیا حالات ہیں۔ انہیں کس طرح پڑھایا جاتا ہے۔ اس مغائرت کو دور کرنے کے لئے یورپین قوموں نے بعض تقریبات مقرر کر رکھی ہیں۔ وہ سال میں ایک یا دو دفعہ ماؤں کو سکول یا کالج میں بلالیتی ہیں۔ اور مائیں اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہیں۔ کہ ان کی لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ کھانا پکا رہی ہیں۔ یا مثلاً ایسے موقع پر کسی لڑکی نے انعام حاصل کیا ہو۔ تو ماؤں کو اس طرف توجہ پیدا ہوجاتی ہے۔ کہ ان کی لڑکی بھی محنت کرے اور انعام حاصل کرے۔ یا وہ دیکھتی ہیں۔ کہ سکول یا کالج کی لڑکیاں مہذب اور شائستہ ہیں۔ اور ان کی لڑکی اکھڑ مزاج ہے۔ اس کا طور طریق ان کا سا نہیں۔ تو وہ ادارے سے تعاون کرکے اپنی لڑکی کی اصلاح کی کوشش کرتی ہیں۔

پس ایک تو اس تقریب کو اس بات کا ذریعہ بناؤ۔ کہ لڑکیوں کی ماؤں اور ان کی دوسری بزرگ عورتوں کو ان تقریبات میں بلاؤ۔ تاکہ وہ اپنی لڑکیوں کی سکول لائف سے واقف ہوں۔ اور تا وہ تمہارے ادارہ سے تعاون کرتے ہوئے اپنی لڑکیوں کی مناسب اصلاح کرسکیں۔ مجھے پر یہ اثر ہے کہ اس وقت تک کالج کی لڑکیوں کے علاوہ سکول کی لڑکیوں کو بلالیا گیا ہے یا ان کے علاوہ بعض ان لحاظ والی عورتوں کو بلا لیا گیا ہے جن کا بلانا مناسب سمجھا گیا ہے حالانکہ چاہیئے تھا کہ لڑکیوں کی ماؤں یا بڑی عورتوں کو اس موقعہ پر خصوصیت سے دعوت دی جاتی۔ کہ وہ یہاں آئیں اور اس تقریب میں شامل ہوکر اپنی لڑکیوں کی تعلیم وتربیت، ان کے کام اور طور وطریق کو خود دیکھیں اور معلوم کریں کہ کیا ان کی لڑکیاں تعلیمی لحاظ سے ترقی کررہی ہیں؟ دوسرا فائدہ اس کا یہ بھی ہوتا ہے کہ اس طرح لڑکیوں کے رشتہ داروں کو سکول یا کالج سے محبت ہوجاتی ہے۔ تیسرے جب انہیں اپنی لڑکیوں کی تعلیمی زندگی سے واقفیت ہوجاتی ہے تو ان میں غیریت اور اجنبیت کا احساس باقی نہیں رہتا اور باوجود اس کے کہ ان کی لڑکیاں سکول کی دیواروں کے پیچھے ہوتی ہیں۔ وہ انہیں ان دیواروں کے پیچھے سے بھی نظر آتی رہتی ہیں

اس تمہید کے بعد میں کالج کی منتظمات اور طالبات کو

اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں

کہ جیساکہ میں نے ابھی بتایا ہے ٹریڈیشنز (Traditions) نہایت ضروری چیز ہیں ٹریڈیشنز (Traditions) یعنی روایات سابقہ انسان کے مستقبل کے بنانے میں بڑی ممد ہوتی ہیں۔ اور اس کے ذریعہ انسان کی زندگی کا کایا پلٹ جاتی ہے۔ دنیا کے تمام انسان ایک شخص یعنی آدمؑ کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں اور سائنس کی تھیوری کو لے لیا جائے تب بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ تمام قبائل اور قومیں کسی نہ کسی کی نسل سے چلی ہیں پس ساری دنیا نہ بھی تم قبائل اور قوموں کو ہی لے لو ان پر نظر دوڑانے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ بعض قبیلے بہادر ہوتے ہیں اور بعض بزدل ہوتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کوئی بہادر اور کوئی بزدل کیوں ہوتا ہے۔ مثلاً قوموں میں سے بنگالیوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ لڑائی کے قابل نہیں اور کشمیریوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ لڑائی کے قابل نہیں۔ حالانکہ وہ بھی آدمؑ کی نسل سے ہیں بنگالی اور کشمیری بھی اسی آدم کی اولاد ہیں۔ جس طرح دوسری قومیں پٹھان، راجپوت اور مغل وغیرہ کشمیری اور پٹھان تو ایک ہی نسل سے ہیں۔ لیکن ایک نسل کی دو شاخوں میں سے ایک شاخ یعنی پٹھان بہادر ہوتے ہیں اور ایک شاخ یعنی کشمیری بزدل ہوتے ہیں۔ بنگال میں بھی بعض ایسے قبائل ہیں جو لڑائی کے لحاظ سے اچھے ہیں۔ اب اگر ایک نسل کو بھی لیا جائے۔ تب بھی یہ ماننا پڑے گا کہ بنگالیوں میں سے بعض لوگ بزدل ہوتے ہیں۔ اور بعض بہادر ہوتے ہیں۔

پس تم ان چیزوں سے یہ نتیجہ نکال سکتی ہو

کہ اخلاق قوموں میں بدلتے رہتے ہیں

اخلاق صرف نسل کے ساتھ نہیں چلتے جاتے۔ بلکہ بعض اور ذرائع بھی ہوتے ہیں۔ جن سے اخلاق ترقی کرتے ہیں۔ اگر اخلاق نسل سے چلتے تو اس نسل کے سارے حصوں میں ایک ہی خلق ہوتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک حصے میں کوئی خلق ہوتا ہے اور دوسرے حصے میں کوئی خلق ہوتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ نسل کے علاوہ اور بھی بعض فیکٹرز، موجبات اور ذرائع ایسے ہیں۔ جو اخلاق پیدا کرتے ہیں وہ فیکٹرز، موجبات اور ذرائع کیا ہیں؟ ان میں سے ایک موجب اور ایک فیکٹر صحبت ہے۔ جس قسم کی صحبت میں انسان رہتا ہے اسی قسم کے اخلاق کو وہ قبول کرلیتا ہے۔ پھر ایک فیکٹر اور موجب تعلیم ہوتی ہے۔ جیسی تعلیم کسی کو دی جاتی ہے۔ اسی قسم کے اخلاق کو وہ قبول کرلیتا ہے (باقی)

(مصباح نومبر ۱۹۵۵ء)

ملاقات جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جیساکہ احباب کو علم ہے۔ امسال اوائل میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بہت ناساز ہوگئی تھی اور اسی لئے حضور اقدس بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے تھے گو اب بفضلہ اور احباب کی دعاؤں سے حضور کی صحت بہت حد تک بحال ہوچکی ہے۔ مگر تاحال ایسی نہیں کہ حسب دستور سابق ملاقاتیں جاری رکھ سکیں۔ یورپ کے ڈاکٹروں نے سختی سے ہدایت کی ہے کہ حضور ایدہ اللہ روزانہ ۱۵۔۲۰ سے زیادہ ملاقات نہ کریں۔ لہذا ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت اس دفعہ ملاقاتوں کا پروگرام بلحاظ وقت اور تعداد افراد بہت محدود کردیا گیا ہے۔

امسال ملاقات ۲۶/۱۲/۵۵ - ۲۷/۱۲/۵۵ - ۲۸/۱۲/۵۵ - ۲۹/۱۲/۵۵ کو صرف صبح کے وقت روزانہ سوا نو بجے سے لے کر ۹ بجکر ۵۰ منٹ تک ہوا کرے گی۔ جماعتوں کے نمائندگان ایک معین تعداد میں ملاقات کریں گے۔ جس کا علم ان کو امراء جماعت دینگے امراء کو تعداد، دن اور وقت ملاقات سے بذریعہ خطوط اطلاع کی جارہی ہے۔ پریذیڈنٹ صاحبان اپنے ضلع کے امراء سے معلومات حاصل کریں۔

ملاقات کے وقت کی پابندی اور تعداد کی پابندی لازمی ہوگی۔ اور اگر مجوزہ پروگرام کے اندر ملاقات ختم نہ ہوسکی۔ تو وقت کے ختم ہونے پر ملاقات بند کی جاسکتی ہے بیعت کے لئے دو دن مقرر ہیں ۲۸/۱۲/۵۵ کو ۹ بجکر ۴۳ منٹ پر ۱۵ منٹ اور ۲۹/۱۲/۵۵ کو ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر ۱۵ منٹ کے لئے ہوگی۔ بیعت کرنے والے اور کرانے والوں کو مجوزہ وقت سے نصف گھنٹہ پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لاکر نام رجسٹر کرالینے چاہئیں۔

دفتر ہذا کو اس بات کا احساس ہے کہ احباب جو سال میں ایک بار اپنے پیارے آقا کی زیارت اور ملاقات سے شرفیاب ہونے کا ارمان لے کر آتے ہیں اس سے محرومی ان کے دلوں پر بہت شاق گذرے گی۔ لیکن جیساکہ ہر محبت کرنے والا اپنے محبوب کے آرام کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی دینے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اسی طرح امید ہے کہ احباب جماعت بھی اپنے آقا کی صحت اور آرام کی خاطر بطیب خاطر یہ قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے خلوص دل سے دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب ومطاع آقا کو کامل صحت اور توانائی بخشے تا وہ پہلے کی طرح حضور سے فیضیاب ہوسکیں۔ مشرقی پاکستان ہندوستان اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے دوستوں کی ملاقات ۲۹/۱۲/۵۵ کو ۹ بجکر ۵۲ منٹ پر شروع ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

درخواست دعا

کافی عرصہ سے میری بیوی اور میری لڑکی بخار میں مبتلا ہیں اور بخار کی نوعیت ایسی ہوگئی ہے کہ ایک دو دن آرام ہوا اور پھر بخار ہونا شروع ہوگیا اور وہ بہت کمزور ہوگئی ہیں احباب ان دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

سردار محمد محلہ دارالیمن ربوہ

محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مرحوم سابق مبلغ امریکہ کی وفات پر

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی طرف سے تعزیت کی قراردادیں

محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم۔ اے مرحوم و مغفور امریکہ میں اسلام کے ایک کامیاب مبلغ تھے۔ جنہوں نے ایک لمبے عرصہ تک وہاں پر تبلیغ اسلام اور نو مسلموں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔ آپ کی ان خدمات کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کی ناگہانی وفات پر امریکہ کی احمدی جماعتوں نے گہرا رنج و الم محسوس کیا۔ اور آپ کی رحلت کو ایک جماعتی اور قومی صدمہ قرار دیا۔

ہمیں امریکن احمدیہ مشن کے سیکرٹری مکرم سید جواد علی صاحب بی۔ اے نے وہاں کی مختلف جماعتوں کی تعزیتی قراردادیں ارسال کی ہیں۔ جو انہوں نے آپ کی وفات کی اطلاع ملنے پر پاس کیں۔ ذیل میں ہم ان قراردادوں کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے محترم صوفی صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

جماعت بالٹی مور

۱۔ ہم ممبران احمدیہ جماعت بالٹی مور مشن اپنے محبوب بھائی صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی وفات پر گہرے رنج و غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ صوفی صاحب کو بہشت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

انڈیانا پولس

اپنے محبوب بھائی صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی وفات کی اطلاع سے ہم انڈیانا پولس مشن کے ممبران جماعت احمدیہ کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ کس طرح صوفی صاحب مرحوم نے اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اس تعلیم کو جس کو آپ لے کر اس ملک میں آئے تھے۔ اپنی انتہائی کوشش سے جاری رکھیں گے۔ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ صوفی صاحب کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں بلند مقام بخشے۔ اس مشن کا ہر ممبر صوفی صاحب کے اہل و عیال سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

پٹس برگ

"احمدیہ جماعت پٹس برگ کے ممبران صوفی صاحب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ ہمارے محبوب راہبر تھے۔ جنہوں نے بیس سال تک کامیاب مبلغ کی حیثیت سے امریکہ میں اسلام کی خدمت کی۔ اور ان کے لئے ہمارے دلوں میں بے حد عزت محبت اور احترام ہے۔ احمدیت کی وساطت سے امریکہ میں اسلام کی ترقی کے لئے ان کی انتھک کوششیں ہمارے دل میں ہمیشہ محفوظ رہیں گی۔ اور ہمارے لئے ایک نمونہ پیش کرتی رہیں گی۔ ہم صوفی صاحب کے اہل و عیال سے گہری محبت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر عنایت فرمائے۔ ہم دعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند مقام بخشے۔"

جماعت ملواکی

"صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی اچانک وفات پر ملواکی مشن کے ممبران کو ازحد صدمہ ہوا۔ ہمارے نو مسلمین انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی قربانیوں کی وجہ سے نئے آنے والوں کے دلوں میں آپ کے لئے ایک محبت پیدا ہو گئی ہے۔ ہم آپ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم عہد کرتے ہیں۔ کہ صوفی صاحب کے ہاتھوں سے نکلی ہوئی تحریروں کو زندہ رکھیں گے۔" (ممبران ملواکی مشن)

جماعت ڈیٹرائٹ

صوفی صاحب کی المناک وفات پر ہم ممبران ڈیٹرائٹ مشن غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس غم کا مداوا کرے۔ ہم جانتے ہیں کہ صوفی صاحب اسلام کے ایک بہادر مبلغ تھے۔ اسلام کے خوشنما اور بابرکت بیج کو صوفی صاحب نے بیس سال پہلے امریکہ میں بویا تھا۔ آپ کی یاد تاریخ احمدیت میں ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ صوفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ اور ان کے اہل و عیال کو صبر بخشے۔

جماعت فلاڈلفیا

"صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی وفات پر فلاڈلفیا مشن گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال کی خبر گیری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال کو اپنی حفاظت میں رکھے اور انہیں صبر عطا فرمائے۔ اور اپنی برکات نازل کرے۔"

جماعت ڈیٹن

صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی وفات کا سنکر ڈیٹن مشن کے دل غم و اندوہ سے بھر گئے ہیں۔ ہم سب صوفی صاحب کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہیں۔ اور محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ایک بہت بڑا محسن کھو دیا ہے۔ ہم اس عظیم شخصیت کے احسان مند ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں گے۔ کہ خدا آپ پر اپنے بہترین انعامات نازل فرمائے۔ اور ان خدمات کے بدلے جو کہ آپ نے امریکی مسلمانوں اور جماعت احمدیہ کے لئے کی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائے۔"

جماعت سینٹ لوئیس

"صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی وفات پر سینٹ لوئیس مشن کے ممبران ان کے اہل و عیال سے دلی غم و رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کی روح کو سکون بخشے۔ اور پسماندگان کو صبر اور تحمل عطا کرے۔"

جماعت کلیولینڈ

صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی وفات ایک عظیم صدمہ ہے۔ ہم میں سے بیشتر صوفی صاحب کو ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ اور ان کی امریکہ میں اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم نے ایک ہمدرد احمدی بھائی کھو دیا۔ ان کی یاد ان کے سب جاننے والوں کے دلوں میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ صوفی صاحب پر راضی رہے۔ اور اپنی خاص برکتیں ان پر نازل کرے۔ اور ان کے اہل و عیال کو نوازے۔

جماعت ینگس ٹاؤن

ینگس ٹاؤن مشن کے احمدی صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی وفات پر گہرے رنج و غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ صوفی صاحب کی سالہا سال تک اسلامی خدمات ہمارے ذہنوں میں ہیں۔ جس کے لئے ہم صوفی صاحب کے ہمیشہ احسان مند رہیں گے۔ ہم آپ کی وفات کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔"

جماعت بوسٹن

"ہم ممبران بوسٹن مشن صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کی وفات کا سنکر بے حد غمزدہ ہیں۔ وہ ہمارے لئے ایک خاص محبوب ہستی تھے۔ جن کے ہاتھوں پر ہمارے پرانے ممبروں نے اسلام قبول کیا۔ اور سالہا سال تک ان کی معیت میں رہے۔ صوفی صاحب کی کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے امریکنوں کو ہدایت بخشی۔ وہ تنہا مبلغ کی حیثیت سے اس ملک میں آئے۔ اور ہم سب کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گئے۔ جس پر چلنا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت سے نوازے اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمیں خدا توفیق بخشے۔ کہ ہم اس کام کو جاری رکھ سکیں۔ جس کو صوفی صاحب نے شروع کیا تھا۔"

جماعت شکاگو

شکاگو مشن کے تمام ممبران اور خاص طور پر وہ اصحاب جو صوفی صاحب کو ذاتی طور پر جانتے تھے۔ انہوں نے صوفی صاحب کی المناک وفات کو انتہائی صدمہ سے اور ناقابل یقین رنگ میں سنا۔ صوفی صاحب کی بے وقت، اور اچانک وفات سے ہمارے دل رنجیدہ رہیں گے امریکہ کے دوران قیام میں صوفی صاحب مرحوم نے اپنا مرکز شکاگو کو ہی بنایا تھا۔ جہاں پر ان کے کئی دوست اور واقف کار ہیں۔ ہم سب صوفی صاحب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس دلی غم کا اظہار ان کے اہل و عیال پر خصوصاً اور عام احباب جماعت پر عموماً کر دیا جائے۔ ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ ہمیں یہ خوشی اور استحقاق حاصل تھا۔ کہ ہمیں صوفی صاحب کی ان تاریک دنوں میں خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ جب وہ سارے امریکہ مشن کا بار تنہا اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ اب جبکہ یہ جسمانی جدائی ہمیں برداشت کرنا ہی پڑے گی۔ ہمیں یہ خیال کر کے تسکین ملتی ہے۔ کہ صوفی صاحب اپنے خدا کے پاس ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے چلے گئے ہیں۔ جن کا ذکر وہ خود ان الفاظ میں کیا کرتے تھے۔ "خدا ان سے خوش ہو۔ اور وہ خدا سے خوش ہوں۔" ہم صوفی صاحب کی وفات پر ان کے اہل و عیال سے دلی غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس عظیم نقصان میں برابر کے شریک ہیں۔"

جماعت واشنگٹن

"ممبران واشنگٹن مشن صوفی صاحب کی اچانک وفات پر گہرے رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی اسلامی خدمات اور نیک نمونے نے امریکہ کے لوگوں کو احمدیت کی وساطت سے اسلام جیسی بے نظیر تعلیم بخشی۔ جس نے امریکی مسلمانوں کے دلوں میں ایک نیا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ ایک لمبا عرصہ امریکہ میں رہنے کی وجہ سے امریکی مسلمان ان کو اپنا سمجھنے لگ گئے تھے۔ اور ان سے بے حد مانوس تھے۔ صوفی صاحب کی جدائی ہمارے لئے شدید صدمہ ہے۔ مگر خدا کو یہی منظور تھا۔ صوفی صاحب کی انتھک کوششوں اور اسلام کی ترقی کے لئے قربانیوں نے ان کے رفقاء کے دلوں میں بھی اسلام کی محبت بھر دی تھی۔ جس کو ہم کبھی بھلا نہیں سکتے۔ یہ ایک ایسا صدمہ ہے۔ جس کو امریکہ مشن کی تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ ہم صوفی صاحب کے اہل و عیال سے دلی غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خدا سے دعا گو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صوفی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام بخشے۔ ان کا نیک نمونہ ہماری رہبری کرتا رہے۔ اور ہم اسلام کو ترقی دینے کی کوششوں میں مشغول رہیں۔

نقشہ فرودگاہ مستورات:- جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اطلاع کے مطابق جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات کی فرودگاہیں مندرجہ ذیل ہونگی:- پرانا گرلز سکول۔ ضلع شیخوپورہ۔ ضلع لائلپور جامعہ نصرت کالج ضلع لاہور۔ ضلع جہلم ہوسٹل جامعہ نصرت:- راولپنڈی۔ پشاور۔ کیمبلپور۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ دفتر لجنہ اماء اللہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ ضلع سرگودھا۔ میانوالی ضلع گجرات ضلع جھنگ۔ ضلع ملتان مظفرگڑھ ڈیرہ غازی خاں۔
خاکسار ابوالمنیر نورالحق پروفیسر جامعۃ المبشرین ناظم استقبال

ایک بیش بہا خزانہ دیدہ زیب صورت میں

یہ امر شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف منظوم کلام میں جس قدر تربیتی اور تبلیغی فوائد مضمر ہیں اس کے مطابق اپنوں اور بیگانوں کو اس سے فیضیاب کرنے کے لئے کوئی منظم اور مسلسل کوشش نہیں کی گئی۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ حضرت اقدس کے اس بیش بہا خزانہ کو دیدہ زیب صورت میں پیش کیا جاتا تا کہ نہ صرف احمدی گھرانوں میں اس کے صحیح مقام کا احساس ہو بلکہ غیر بھی اس کا صحیح رنگ میں احترام کریں اور اس منظوم کلام میں جو قیمتی اسباق اور الٰہی پیشگوئیاں مذکور ہیں ان سے معرفت حق پائیں۔ نیز اس قابل قدر خزانہ کو خوشی کی تقاریب پر بطور تحفہ دیا جا سکے۔

مذکورہ بالا مقصد کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ اصلاح و ارشاد نے درثمین اردو کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ٹائیٹل دیدہ زیب رنگین اور عکسی ہے۔ مناسب سائز (۲۲x۲۹/۱۶) کا اعلیٰ کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔ کتابت طباعت میں حُسن پیدا کرنے کے لئے مونہ صفحات کی ایزادی کی گئی ہے۔ جلد سنہری مہر سے آراستہ ہے۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت واجبی یعنی غیر مجلد ایک روپیہ اور مجلد ڈیڑھ روپیہ۔ جلسہ سالانہ کی خوشی میں حسب ذیل رعایتیں مزید دی جا رہی ہیں۔

(۱) ایک درنسخہ کے خریدار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امریکن بلاک کا دیدہ زیب زائد فوٹو مفت دیا جائے گا۔

(۲) تین سے دس نسخوں کے خریدار کو فوٹو کے علاوہ ایک آنہ فی نسخہ کمیشن دی جائے گی۔

(۳) دس سے زائد نسخوں کے خریدار کو دس فیصدی کمیشن دی جائے گی۔

اگر جلسہ سالانہ پر تشریف لانے سے پہلے آپ اپنی اپنی جگہ احباب جماعت سے مشورہ کر لیں اور ربوہ تشریف لا کر اپنے احباب کے مطالبہ کے مطابق درثمین کے اکٹھے نسخے خرید فرمائیں تو نہ صرف مالی لحاظ سے آپ فائدہ میں رہیں گے بلکہ اشاعت حق کے عظیم الشان ثواب کے بھی مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور تعاون علی البر کے اجر عظیم سے نوازے آمین

نوٹ:۔ درثمین مذکورہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ متصل گول بازار یا عارضی دفتر متصل جلسہ گاہ سے حاصل کی جا سکتی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے درثمین اردو شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ منصہ شہود پر آنے سے پہلے ہی مقبول ہو رہی ہے (ایک سو دس نسخے مسودہ تیار ہونے پر ہی ریزرو ہو گئے

(مرزا منور احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ربوہ روئنگ کلب

خدام الاحمدیہ کے ممبران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب وہ کلب کی کشتیاں بوقت ضرورت استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ کلب کے باقاعدہ ممبر بن چکے ہوں۔ ممبر بننے کی شرائط دفتر مرکزیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مگر یہ اطلاعاً عرض ہے کہ ممبر بننے کی فیس اور ماہانہ چندہ بہت ہی کم مقرر ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس کلب سے فائدہ اٹھائیں۔ شرح حسب ذیل ہے۔

سالانہ فیس پاس -/۸/- ماہانہ چندہ -/۴/-

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۲) میرا چھوٹا بھائی عبدالرحمٰن ایک مہینہ سے بیمار ہے اب دائیں طرف فالج گر گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے آمین (عبدالرحیم ساقی تخت ہزارہ سرگودھا)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی جنرل میٹنگ ۲۹ دسمبر کو ہوگی

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی جنرل میٹنگ جو ۲۹ دسمبر ۵۵ء کو ۱۱ بجے دفتر کمپنی متصل نظارت علیا میں منعقد ہوگی۔ ایجنڈا حصہ داران کی خدمت میں بھیجا جا چکا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض کو نہ ملا ہو۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام حصہ داران کو اس میٹنگ میں شمولیت کی اطلاع دی جاتی ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں

(جلال الدین شمس چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مؤرخہ ۲۷ دسمبر ۵۵ء کو بوقت ۸ بجے شب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں قائدین مجالس کا ایک نہایت ضروری اجلاس ہوگا جس میں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر قائدین سے خطاب فرمائیں گے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے جملہ قائدین مطلع رہیں۔ اور وقت مقررہ پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لے آئیں۔ یہ اجلاس نہایت ضروری ہے۔ اگر کسی مجلس کے قائد خود جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف نہ لا سکیں تو وہ اپنا نمائندہ بھجوائیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار عرصہ سے ذہنی و مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے اکثر بیمار رہتا ہے نیز حصول زمین کیلئے بھی کوشاں ہوں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ خاکسار کی ذہنی و مالی پریشانیوں کے دور ہونے اور زمین کے حصول میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ محب الرحمٰن وزلاہور

(۲) میرے لڑکے عزیزم مقبول احمد کو ٹائیفائیڈ بخار کی تکلیف تھی۔ بزرگوں اور دوستوں کی دعا سے ۱۷ دن کے بعد بخار اتر گیا اور دس دن تک اترا رہا۔ مگر اب پھر دوبارہ بخار ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب اکرام عزیزم مقبول احمد کی صحت کاملہ کے دردِ دل سے دعا فرمائیں عبدالعزیز ٹیلر ماسٹر

محلہ اسلام آباد گلی ۲۶ گوجرانوالہ

روسی لیڈروں نے ایشیائی ملکوں کے باہمی تعلقات میں زہر گھول دیا ہے

بلگانن اور کروشیف کے دورے پر ٹائمز کا تبصرہ

لندن ۲۱ر دسمبر روسی لیڈروں کے دورہ ایشیا پر جس کی روسی تاریخ میں مثال نہیں ملتی تبصرہ کرتے ہوئے "لندن ٹائمز" نے لکھا ہے کہ مارشل بلگانن اور مسٹر کروشیف دونوں نے ان ملکوں میں اپنے سامعین کے اندیشوں اور امیدوں کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کی ہے۔

انہوں نے مغرب کی ایسی گھناؤنی تصویر پیش کی ہے کہ جیسے مغرب ایشیا کا دشمن ہے اور وہ ان ملکوں پر اپنا تسلط دوبارہ جمانے کی فکر میں ہے۔ جو حال ہی میں آزاد ہوئے ہیں اور یہ کہ اہل مغرب امن اور ترقی دونوں کے دشمن ہیں

اگرچہ مسٹر بلگانن اور کروشیف نے بڑی بے باکی کے ساتھ ایشیا میں برطانیہ، امریکہ اور پرتگال کے متعلق حقیقی یا خیالی خدشات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ مگر ان کی یہ حرکت اس سے بھی زیادہ شر انگیز تھی کہ انہوں نے ایک ایشیائی ملک کو دوسرے ایشیائی ملک کا دشمن بنانے کی سعی کی

امن اور ہم دجودیت کے پیغامبروں کا بہروپ بنے کر انہوں نے ان پرانے تنازعات کو زہر آلود بنا دیا ہے جنہیں متعلقہ ممالک اپنی سرحدوں کے اندر ہی محدود رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایران اور عراق اور سب سے بڑھ کر پاکستان کو اس طرح سے دشنام طرازی کا نشانہ بنایا گیا کہ بعض اوقات یہ گالیاں تشدد پر اتر آنے کے لئے اشتعال انگیز دکھائی دینے لگیں۔

یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے کہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے ساتھ بھارت کے تعلقات یا گوا کے مسئلہ پر پرتگال کے ساتھ یا پھر افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات اس روسی دورے کی بنا پر پہلے سے بہت زیادہ بگڑ گئے ہیں

اخبار نے امید ظاہر کی ہے کہ متاثرہ ملکوں کی دانشمندی روسیوں کی پیدا کردہ اس کی تلخی کو کم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ لیکن کوئی شخص بھی یہ گمان نہیں کر سکتا کہ روس کے اس دورے کو محض ایک غیر معمولی مجلسی واقعہ کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

ٹائمز نے واضح کیا ہے کہ اگر روس نے ان ملکوں کو چین کے برابر اقتصادی، فنی اور دیگر امداد بہم پہنچا بھی دی تو بھی یہ اس امداد کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھے گی۔ جو کچھ عرصہ سے مغرب کے مشترکہ وسائل سے ان علاقوں میں مہیا کی جا رہی ہے۔

کومٹ طیارے کا ایک اور ریکارڈ

لندن ۲۱ر دسمبر۔ آسٹن کے جس کومٹ ۳ طیارے کو "اڑن لیبارٹری" کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس نے ایک اور ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ اس طیارے نے وینکوور سے لندن تک کا ۱۲ سو میل کا سفر چار گھنٹے اور پانچ منٹوں میں طے کیا ہے۔

امریکی امداد میں مشرقی پاکستان کا حصہ

ڈھاکہ ۲۱ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے امریکی امداد کے تحت موصول ہونے والے کپڑے میں سے ۵۰ فیصد سے زیادہ مشرقی بنگال کو دینا منظور کر لیا ہے۔ اس طرح مشرقی بنگال کو جو کپڑا ملے گا وہ تمام کھلے لائسنس کے تحت آنے والے کسی بھی سال کی درآمد سے ۵۰ فیصد زیادہ ہوگا۔ صوبے کا کوٹا مقرر کرنے کے لئے آبادی کے تناسب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مزید پتہ چلا ہے کہ صوبے میں ۵۰۰ ٹن لوہا اور فولاد بھی آنے والا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں امن کے لئے اپیل

نیو یارک ۲۱ر دسمبر فرانس کے سابق وزیر اعظم مانڈیس فرانس نے پیرس کی حالیہ عظیم کش مکش اور الجھنوں کے علی الرغم اپیل کی ہے کہ اسرائیل اور دنیائے عرب کے مابین مستقل امن قائم کیا جائے۔ آپ نے اعلان کیا ہے کہ عرب اسرائیلی کشیدگی کو امن عالم کی خاطر جلد سے جلد دور کرانا اشد ضروری ہے کیونکہ مقامی طور پر لگا تار سلگنے والی آگ کسی وقت بھی ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے

انڈونیشی وفد پاکستان آئیگا

کراچی ۲۱ر دسمبر۔ پچاس افراد پر مشتمل انڈونیشیا کا ایک سرکاری وفد جس کی قیادت وزارت داخلہ کے تحقیقاتی ادارے کے ہیڈ کر رہے ہیں۔ آئندہ ماہ کے آخر میں پاکستان کے ۲۰ روزہ دورے پر یہاں پہنچ رہا ہے یہ وفد دیہی امداد کے پروگرام کا جائزہ لے گا۔

وفد کے اس دورے کا انتظام اقوام متحدہ کے شعبہ فنی امداد نے کیا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر

مسجد مبارک اور دیگر مساجد ربوہ میں اجتماعی نماز تہجد

جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض بیرونی احباب کی تجویز کے مطابق مسجد مبارک اور دیگر مساجد ربوہ میں اجتماعی نماز تہجد کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کو اس انتظام کی اطلاع کر دیں۔ اجتماعی نماز تہجد میں سلسلہ کی ترقی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت کے لئے دعا ہوگی۔

مسجد مبارک میں خاص انتظام ہوگا۔ احباب کو چاہئے کہ مسجد مبارک میں تشریف لا کر اجتماعی تہجد میں شامل ہوں۔ اور اگر کوئی بھائی کسی عذر سے وہاں تشریف نہ لا سکیں تو قریب محلہ کی مسجد میں اس نماز میں شمولیت فرمائیں۔ اور ان دنوں کو خاص طور پر دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور درود شریف وغیرہ میں گذاریں۔

ناظر رشد و اصلاح

دعائے مغفرت

میری بیوی ۱۲/۱۳ اور ۱۲/۱۳ ۵۵ء کی درمیانی شب کے دوران پونے ایک بجے بچہ کی پیدائش کے سترہ دن بعد قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور بچہ کی عمر دراز کرے۔ (احمد الدین کلاتھ مرچنٹ جھنگ بازار مگھیانہ ضلع جھنگ)

ایرانی پارلیمنٹ میں کشمیر میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کرانے کا مطالبہ

کشمیر ہر لحاظ سے پاکستان کا حصہ ہے (سید احمد صفی)

تہران ۲۲ دسمبر۔ گذشتہ دو ہفتوں میں ایرانی پارلیمنٹ کے ارکان نے دو مرتبہ مسئلہ کشمیر سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ آج سید احمد صفی نے اس مسئلہ پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور اعلان کیا کہ جغرافیائی۔ اقتصادی۔ مذہبی اور ثقافتی لحاظ سے کشمیر پاکستان کا ایک حصہ ہے۔

سید احمد صفی نے تقسیم برصغیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس موقع پر ایران نے قائداعظم اور برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ پورے حمایت و تعاون کا اظہار کیا تھا۔ آپ نے اس سلسلہ میں شاہ ایران کے پاکستان میں عدیم المثال خیر مقدم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی ہمارے بھائی ہیں۔ وہ ہمیں اپنا سمجھتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی وہ غیر نہیں ہماری تمام تر ہمدردیاں اس کے ساتھ ہیں۔ آپ نے کہا "اقوام متحدہ کا رکن ہونے کی حیثیت میں ایران کو یقین ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کے ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے کرایا جائے۔

آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ہندوستان جو اپنے آپ کو آزادی کا مشعل بردار کہتا ہے ایک طرف تو

جلسہ سالانہ کے ایام میں کرایہ تانگہ

ربوہ شہر کے اندر کل تانگہ کا کرایہ

جلسہ سالانہ کے دنوں میں یہ ہوگا یہ یاد رہے کہ یہ کرایہ تانگہ میونسپل کمیٹی ربوہ نے درجہ سوم کے تانگوں کا مقرر کیا ہوا ہے۔

پہلے ایک گھنٹہ کے لئے	۰-۱۰-۰
اس کے بعد ہر گھنٹہ کیلئے	۰-۶-۰
پورے دن کا کرایہ (یعنی نو گھنٹے کا)	۳-۸-۰

محلہ جات کا کرایہ

محلہ دارالیمن سے دارالصدر شرقی و غربی	۰-۸-۰
دارالیمن سے ریلوے اسٹیشن	۰-۸-۰
ریلوے اسٹیشن سے دارالصدر و دارالرحمت	۰-۵-۰
ریلوے اسٹیشن سے باب الابواب و دارالبرکات و دارالنصر	۰-۷-۰

خاکسار ابوالمنیر نور الحق پروفیسر جامعۃ المبشرین

ناظم استقبال ربوہ

نقشہ ربوہ

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر رشد و اصلاح)

نظارت ہذا نے پوری احتیاط کے ساتھ ربوہ کا بڑے سائز کا نقشہ شائع کرایا ہے جس میں سڑکوں۔ گلیوں۔ محلہ جات و دیگر مشہور مقامات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اس نقشہ کے شائع کرانے کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست اس نقشہ کی مدد سے اپنی جائے رہائش تک بآسانی پہنچ سکیں۔ اس سلسلہ میں اس نقشہ سے وہ دوست زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے جو جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے منگوا کر اس کا مطالعہ کریں گے۔

نقشہ محدود تعداد میں چھپوایا گیا ہے ضرورتمند احباب کو چاہیئے کہ جلسہ سے پہلے منگوا لیں۔ افراد چار آنہ۔ دوکاندار اور جماعتیں جبکہ ان کا آرڈر پچیس یا اس سے زائد ہو ۳ فی نقشہ کے حساب سے نظارت ہذا سے حاصل کریں۔ ایک آنہ پوسٹیج تین نقشے بھیجے جا سکتے ہیں ڈاک خرچ قیمت کے علاوہ ہوگا۔ تھوڑے نقشوں کی صورت میں قیمت بذریعہ ٹکٹ بھجوائی جا سکتی ہے۔ ٹکٹ ایک آنہ والا ہو۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم محمد اقبال کا نکاح عزیزہ بشریٰ خانم بنت ملک مظفر احمد صاحب جویلیاں سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مورخہ ۲۹/۱۱/۵۵ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

چوہدری عبدالرحمٰن چک نمبر ۱۲ جنوبی ضلع سرگودھا

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر اشتہارات)